مولانا فضل محمد غنی یوسف زئی،
استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

نوجوانوں کے نام درد کا پیغام

اے ملت اسلام کے نوجوانو! اگر تمہیں خواب غفلت سے بیدار کرنے یا اس قبرستان کے سناٹے کو توڑنے کیلئے میری چیخوں کی ضرورت ہے تو یہ آخری فریضہ ادا کرنے کی بھی میں پوری پوری کوشش کرونگا، یاد رکھو! تمہاری عزت اور تمہاری ملت کی آزادی کے بجھتے ہوئے چراغوں کو آج خون کی ضرورت ہے لیکن یہ بوڑھا کمزور آدمی آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا اور ایک تنہا فرد کے آنسو ایک قوم کے اجتماعی گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتے اس دنیا میں کئی سیاسی غلطیوں کی تلافی ممکن ہے ہاری ہوئی جنگیں دوبارہ لڑی اور جیتیں جا سکتی ہیں شکستہ اور ٹوٹے ہوئے قلعے دوبارہ تعمیر ہو سکتے ہیں تاریک راتوں میں بھٹکے ہوئے قافلے صبح کی روشنی میں اپنا راستہ تلاش کر سکتے ہیں لیکن ایک اجتماعی گناہ ایسا بھی ہے جس کیلئے کوئی کفارہ نہیں ہوتا اور بھٹکے ہوئے قافلوں کیلئے ایک رات ایسی بھی آتی ہے جس کیلئے صبح نہیں ہوتی۔ اے اہل پاکستان!! میں تمہیں اس آخری گناہ سے روکنا چاہتا ہوں جسکے بعد قوموں کیلئے رحم اور بخشش کے دروازے بند ہو جاتے ہیں میں تمہیں اس تاریک رات کی ہولناکیوں سے خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ جو کبھی ختم نہیں ہوتی ایک قوم کا آخری گناہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ظالموں کیخلاف لڑنے کے حق سے دست بردار ہو جاتی ہے۔ اور بدقسمتی سے تمہارے حکمران اس گناہ کے مرتکب ہو چکے ہیں انہوں نے تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سارے دروازے بظاہر ہمیشہ کیلئے بند کر دیئے ہیں اور مستقبل کی تمام امیدوں کا گلا گھونٹ دیا ہے انہوں نے جرأت کے وہ اخلاقی اور ذہنی حصار توڑ دیئے ہیں جو مظلوم اور بے بس انسانوں کیلئے آخری جائے پناہ کا کام دیتے ہیں۔ اگر اس گناہ کی سزا تمہاری موجودہ نسل تک محدود رہ سکتی تو مجھے اس قدر اضطراب نہ ہوتا لیکن تمہارے حکمرانوں نے وہ سارے چراغ بجھا دیئے ہیں جو آئندہ نسلوں کو سلامتی کا راستہ دکھا سکتے تھے۔ نوجوانو! یہ بات یاد رکھو جب حکمران تمہاری آزادی اور بقاء امریکہ کو سونپ دیں

گے تو تمہارے مصائب اور مشکلات کی نہ ختم ہونے والی رات شروع ہو جائے گی۔ میرے نوجوان دوستو! مجھے حکمرانوں کے امریکہ کیساتھ اس معاہدے پر تبصرہ کی ضرورت نہیں جسے تم مستقبل کے امن اور خوشحالی کی ضمانت سمجھتے ، ، یہ معاہدہ اس عفریت کے چہرے کا حسین نقاب ہے جسکے خون آشام ہاتھ تمہاری شہ رگ تک پہنچ چکے ہیں اگر آپ کا یہ نظریہ ہے کہ آپ بھیڑیں بن کی بھیڑیوں کی سرپرستی میں زندہ رہ سکتے ہو تو مجھے آپ سے ہمکلام ہونے کی ضرورت نہیں لیکن اگر انسانیت کے ماضی سے تم کوئی سبق سیکھ سکتے ہو تو میں باربار یہ کہوں گا کہ حکمرانوں کے ان معاہدوں اور مذاکرات سے تم جہنم کے اس دروازے پر دستک دے رہے ہو جو گمراہی اور ذلت و رسوائی کی آخری منزل ہے مجھے صرف اسکا اندیشہ نہیں کہ جہنم کی اس آگ میں صرف تم بھسم ہو جاؤ گے بلکہ میرا خیال ہے کہ ہماری آئندہ نسلیں شاید صدیوں تک اس جہنم کا ایندھن بنتی رہیں گی۔ میرے تازہ دم نوجوانو! مجھے صرف یہ اندیشہ نہیں کہ تمہیں ایک بدترین غلامی اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے گا بلکہ میرا اندازہ ہے کہ تمہیں اپنی روح اور بدن کی ساری آزادیوں سے دستبردار ہونے کے بعد بھی زندہ رہنے کا حقدار نہیں سمجھا جائے گا۔ فرض کرلو اگر تم انسانیت کے بلند مقاصد سے منہ پھیر لو اور اپنے اسلام اور قومی اقدار سے بھی بیزار ہو جاؤ تو پھر بھی تمہیں صرف حیوانوں کی طرح زندگی کا حق محفوظ رکھنے کیلئے ان درندوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جو تمہارے خون پینے ، تمہارا گوشت نوچنے اور تمہاری ہڈیاں چبانے سے پہلے یہ اطمینان چاہتے ہیں کہ تم مکمل طور پر انکے نرغے میں آچکے ہو اور تمہارے اندر اپنی مدافعت کیلئے وہ حیوانی شعور بھی باقی نہیں رہا جو مکمزور بکریوں کو بھی سینگ مارنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ میرے مجاہد نوجوان ساتھیو! مجھے صرف یہ خدشہ نہیں کہ تمہاری درسگاہیں بند کر دی جائینگی ، تمہارے کتب خانے جلادیئے جائینگے اور تمہاری مساجد گرجوں اور مندروں میں تبدیل ہو جائینگی بلکہ مجھے خدشہ ہے کہ اگر حکمرانوں کی یہی پست ذہنیت رہی تو پھر قوم کی تباہی کے راستے کی ہر نئی منزل پچھلی منازل سے بہت زیادہ تاریک نظر آئیگی پھر مستقبل کے مؤرخ تمہارے اجڑے ہوئے شہروں کے کھنڈرات دیکھ کر کہا کرینگے یہ ویرانے ان بدنصیب حکمرانوں کی یادگاریں ہیں جنہوں نے کارگل وافغانستان

اور اسامہ بن لادن کا امریکہ سے سودا کر کے آسمان کی بلندیوں سے ہمکنار ہونے کے بعد ذلت و پستی اور بے غیرتی اور رسوائی کا راستہ اختیار کیا تھا۔ مؤرخ لکھیں گے کہ یہ اس قافلے کی آخری منزل ہے جسکے رہنماؤں نے اپنی آنکھوں پر پٹیاں باندھ لی تھیں۔ یہ اس قوم کا قبرستان ہے جس نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا گھونٹ لیا تھا۔ ملت اسلام کے نوجوانو! اگر تم ہمت و عظمت اور جرأت و شجاعت کا جھنڈا بلند کرلو تو دنیا کا ہر غیور اور بہادر نڈر مسلمان تمہارے شانہ بشانہ کھڑا ہوگا لیکن اگر تم مایوسی اور بددلی کا شکار ہوگئے یا اپنے حکمرانوں کیطرح تم نے بھی یہ سمجھ لیا کہ دشمنان دین اور وطن ہی کے سہارے تم بہتر طور پر زندہ رہ سکتے ہو تو اپنوں میں سے کوئی بھی تمہاری مدد کیلئے نہیں آئیگا تم اگر باہر کے مسلمانوں کو آزادی کشمیر کا راستہ دکھانا چاہتے ہو تو پہلے اپنے خون سے آزادی کے چراغ روشن کرنے ہونگے لیکن اگر تم خود موت کی نیند سو گئے تو دوسرے تمہیں اس قبرستان کے اندھیروں میں جگانے کیلئے آواز نہیں دینگے۔ اے غیرت مند جوانو! اگر ہم انصاف کرۂ ارض پر ڈالیں تو ہمیں آسانی سے معلوم ہو جائیگا کہ اسوقت عالمی دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم مسلمان ہیں سب سے زیادہ دربدر ہجرت کی زندگی گزارنے والے مسلمان ہیں سب سے زیادہ کفار کے دست نگر اور غلام مسلمان ہیں اپنے آسمانی قانون سے سب سے زیادہ محروم مسلمان ہیں، آزادی سے سب سے زیادہ دور مسلمان ہیں، سب سے زیادہ انکے مقدس مقامات خطرے میں ہیں۔ سب سے زیادہ انکے علاقے دوسروں کے قبضے میں ہیں۔ سب سے زیادہ انکے علاقے دوسروں کے قبضے میں ہیں، دنیا میں سب سے زیادہ انکا خون گر رہا ہے کفار کی نظر میں سب سے زیادہ وحشی اور غیر مہذب مسلمان ہیں اور سب سے زیادہ محکومیت اور غلامی کے مستحق مسلمان ہیں دنیا میں سب سے زیادہ مرتد بنائے جانیوالے انسان مسلمان ہیں، مسلم ممالک کے تمام مشکل فیصلے کفار کے ہاتھ میں ہیں ظالم بھی کافر تو جج بھی کافر ہے اور عدالت بھی کافروں کی ہے اور انصاف کی فریاد بھی کافروں سے ہے حالانکہ پوری دنیا میں مسلمانوں کی ۵۳ کے قریب حکومتیں ہیں اور دنیا کی ۴۲ فیصد زمین صرف مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے ۷۵ فیصد معدنی تیل انکے پاس ہے پوری دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی کرنسی انکی ہے۔ تعداد کے اعتبار سے مسلمان ایک ارب سے زیادہ ہیں جبکہ دوسرے نمبر ۵۵ کروڑ

عیسائی ہیں مسلمانوں کی حکومتیں جغرافیائی لحاظ سے اسطرح سنٹرل میں واقع ہیں کہ اگر یہ چاہیں تو پوری دنیاء کفر کے بری، بحری اور فضائی راستوں کو بند کر سکتے ہیں ان تمام برتریوں کے باوجود انکی پستی اور ذلت ورسوائی کو دیکھیں کہ اقوام متحدہ میں انکا کوئی مقام نہیں سلامتی کونسل میں انکا کوئی کردار نہیں ویٹو پاور سے یہ محروم ہیں بلکہ اپنی حکومت کی داخلہ اور خارجہ پالیسی میں بھی آزاد نہیں اپنی تعلیم میں آزاد نہیں، اپنی تعلیم میں آزاد نہیں، اپنی تجارت ومعیشت میں آزاد نہیں اپنے آسمانی نظامی قانون پر چلنے میں آزاد نہیں اس کے ساتھ ساتھ اگر انکی مظلومیت کو دیکھا جائے تو یہ اتنے ستم رسیدہ ہیں کہ داستان ستم بیان کرنا بھی آسان نہیں کیا دنیا نے اخبارات ونشریات کے ذریعہ یہ نہیں دیکھا کہ کئی بار مسجد اقصیٰ کے پاس یہودی افواج نے فلسطینی خواتین کو سر کے بالوں سے پکڑ کر سرعام سڑک پر گھسیٹا؟ کیا دنیا نے اخبارات اور میڈیا کے ذریعہ یہ نہیں سنا کہ سرکاری طور پر بعض نام نہاد مسلمان حکمرانوں نے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان خواتین کو جنسی تسکین کی غرض سے کفار افواج کے سامنے پیش کیا؟ کیا کوسوو کی سینکڑوں باحیاء باعزت مسلم نوجوان خواتین کے سات سرب افواج نے اجتماعی زیادتیاں نہیں کیں؟؟ کیا بوسنیا کی باعزت خواتین کی عزتین نہیں لوٹیں گئیں اور کیا وہ دنیا کے مختلف حصوں میں جاکر خیراتی اداروں کے رحم وکرم پر آج تک زندگی نہیں گزار رہیں؟؟ کیا افغانستان میں نوجوان بچیوں کو ہیلی کاپٹروں میں سوار کراکر روسی افواج نے فضاؤں میں ان سے اجتماعی زیادتیاں کر کے برہنہ حالت میں ہیلی کاپٹروں سے نیچے نہیں گرایا؟

کیا مقبوضہ کشمیر میں مسلمان نوجوان خواتین برہنہ حالت میں انکے مردوں کیساتھ سڑک پر نہیں پھرائی گئیں؟ اور کیا اسی کشمیر کی جیلوں میں مسلم مرد وخواتین کو ایک کمرے میں بند کر کے سبکو برہنہ حالت میں نہیں رکھا گیا؟؟ اور کیا بیسیوں باحیاء خواتین نے اپنی عظمت وعزت بچانے کیلئے دریائے نیلم میں چھلانگیں نہیں لگائیں؟ کیا چیچنیا میں کفار نے مسلمانوں پر قیامت خیز مظالم نہیں ڈھائے؟؟ کیا صومالیہ، اسپین، ایتھوپیا، برما، اریٹیریا کے مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ نہیں توڑے گئے؟؟ کیا عراق کے بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو بموں کا نشانہ نہیں بنایا گیا؟؟ کیا وہاں کے مدارس اور مساجد کو بمباری کے ذریعہ سے زمین بوس نہیں کیا گیا؟ اور کیا عراقی اسلحے کو ضائع کرنے

والے اقوام متحدہ کے یہودی افسروں نے اس مسلمان ملک کے اسلحے کو ضائع کر کے ان سے یہ کہہ کر معاوضہ نہیں لیا کہ ہم نے تمہارا اسلحہ ضائع کیا ہے اس میں ہمارا وقت لگا ہے ہم نے محنت کی ہے اسکا ہمیں پیسہ ادا کرو اور کیا اب تک عراقی بے گناہ عوام اس ظلم کا شکار نہیں ؟ اور کیا بغیر کسی جرم کے افغانستان پر کفار امریکہ نے کروز میزائل داغ کر بے گناہ انسانوں کو شہید نہیں کیا ؟ اور ساتھ ساتھ سوڈان کو نشانہ نہیں بنایا ؟ کیا لیبیا کو امریکہ نے نشانہ نہیں بنایا ؟ اور کیا پاکستان نے اپنی ٹیکنالوجی میں ترقی کر کے اپنے خرچ پر جو ایٹم بم بنایا اس کی سزا اب اسکو نہیں دی جا رہی ہے ؟ اے دنیا کے مسلم نوجوانو! کیا اندلس وغرناطہ 'اسپین اور الحمراء پر کفار نے قبضہ نہیں کیا ؟ اور کیا قرطبہ کی تاریخی جامع مسجد میں اب بت نہیں رکھے گئے ؟ اور کیا مسجد اقصیٰ ہم سے نہیں چھینی گئی اور کیا بلخ و بخارا اور سمرقند مسلمانوں کا نہیں تھا ؟ کیا ہندوستان مسلمانوں سے نہیں چھینا گیا اور کیا وہاں تاریخی بابری مسجد کو گرا کر اسکی جگہ رام مندر نہیں بنایا گیا ؟ یقیناً یہ سب کچھ ہوا ہے اور آئندہ ان مظالم و بربریت کے کم ہونے کی امید نہیں بلکہ بڑھ جانے کا ڈراؤنا منظر سامنے نظر آ رہا ہے۔ حال ہی میں مقبوضہ کشمیر کے اندر جو مظالم گائے کے پجاریوں نے وہاں کے مسلمانوں پر ڈھائے ہیں اور جو انسانیت سوز اور شرمناک سلوک قیدیوں اور عام مسلمان مرد و خواتین سے روا رکھا ہے اس کی ایک جھلک جگر تھام کر ملاحظہ فرمائیں۔ آج کل مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کی سات لاکھ ظالم اور درندہ صفت فوج جو کچھ مظالم وہاں کے مسلمانوں پر ڈھا رہی ہے اس کا بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں البتہ چند انسانیت کش اور اخلاق سوز واقعات کا مسلمان نوجوانوں کے سامنے رکھتا ہوں شاید کوئی غیور نوجوان اس ظلم کے خلاف طارق بن زیاد یا محمد بن قاسم بن کر اٹھ کھڑا ہو اور ظالم کے اس ظالمانہ پنجوں کو مروڑ کر مسلمان خواتین کی عزت کو بچائے۔ یہ چند واقعات وہ ہیں جو اوصاف اخبار نے اپنے مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۹۹ کے اداریہ میں لکھا ہے ایڈیٹر کے قلم سے یہ مصدقہ مستند واقعات پڑھئے۔ اور جگر تھام کر عالم اسلام کے جگر خراش حالات کا بغور مطالعہ کیجئے اور پھر خود فیصلہ کیجئے کہ جہاد فرض ہے یا ابھی تک فرض نہیں ہوا۔ ایڈیٹر نے لکھا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ جو ظلم کشمیر میں ہو رہا ہے اسکی ایک جھلک پورے بدن پر لرزہ طاری کر دیتی ہے اور انسان کو اپنے وجود سے

ہی نفرت ہونے لگتی ہے۔ (۱) ۳۵ سالہ کشمیری خاتون اپنی داستان غم ان الفاظ میں سناتی ہے میرے چھ بچے ہیں ایک رات چھ فوجی میرے گھر میں داخل ہوئے اور میرے خاوند کو گھسیٹ کر لےگئے۔ کچھ ہی دیر بعد مزید پانچ فوجی آئے اور میرے کپڑے پھاڑ دیئے میں نے انکے ارادے بھانپتے ہوئے اپنی پانچ سالہ بچی کو گود میں لینا چاہا انہوں نے میری بچی کے سینے پر بندوق تانی اور پھر آتے رہے اور جاتے رہے اور میرے بچے یہ سب کچھ دیکھکر بلک بلک کر روتے رہے میں کیا کر سکتی تھی ۔جبکہ میرے خدا نے بھی کچھ نہ کیا۔ (۲) وڈون کا ایک شخص غلام نبی ڈار، اپنے خاندان پر گزرنے والی قیامت کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے گھر کی تلاشی کے بعد فوجی درندے میرے بیٹے عبدالرحمان کو پکڑ کر انٹروگیشن سنٹر لے گئے تلاشی کے بعد کچھ سپاہی دوبارہ تلاشی کے بہانے آئے ایک سپاہی نے میرے سینے پر بندوق تانے رکھی اور دوسرا میری بہو کو کھینچ کر اندر لے گیا اسکے کپڑے پھاڑ دیئے گئے وہ مدد کیلئے پکارتی رہی لیکن میں اس کیلئے کچھ نہ کر سکا میں یہی کہتا رہا بیٹی میں کیا کر سکتا ہوں میں مجبور ہوں۔ (۳) ضلع بارہ مولا کے گاؤں ہائیگام میں پیش آنے والا واقعہ اس سے بھی دردناک ہے اس گاؤں میں ایک دفعہ کریک ڈاؤن کے بعد پہلے گاؤں کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو قریب ہی ایک باغ میں جمع ہونے کا حکم دیا گیا پھر انہیں درختوں سے باندھ کر انتہائی وحشیانہ انداز میں زدو کوب کیا گیا، زدو کوب کے دوران ان بچوں اور عورتوں کی چیخوں پر بھارتی فوج اور نیم فوجی درندوں کی طرف سے قہقہے لگائے جاتے رہے اسکے بعد تین نوجوان دوشیزاؤں کو الگ کر کے سب کے سامنے انکی اجتماعی آبروریزی کی گئی اور اس سارے گھناؤنے عمل کے دوران قریب سے گزرنے والی شاہراہ پر چلنے والی ٹریفک کو روکے رکھا گیا تاکہ مسافر بھی یہ دل دوز منظر دیکھ سکیں۔ (اخبار اوصاف) (۴) اننت ناگ (اسلام آباد) میں بھی ابلیسیت اور درندگی کا جو شرمناک کھیل کھیلا گیا اسکے تصور سے ہی انسان کو اپنے وجود سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ اننت ناگ کا رہنے والا عبدالرشید ملک ایک دوسرے گاؤں لہری پورہ سے اپنی دلہن مبینہ اختر کو بیاہنے کے بعد باراتیوں کے ہمراہ بس نمبر جے کے سی ۱۷ ۱۳ کے ذریعہ واپس گھر جا رہا تھا باراتیوں سے بھری ہوئی یہ بس جب بلز پل پر پہنچی تو اچانک سی پی آر والوں نے اس پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جسکے

نتیجے میں اسد اللہ نامی ایک باراتی موقع پر ہی شہید ہو گیا جبکہ دولہا عبدالرشید ملک سمیت آٹھ باراتی شدید زخمی ہو گئے۔ اسکے بعد بھارتی فوجی درندوں نے دلہن اور اسکی ایک سہیلی کو زبردستی اٹھالیا اور اڑتالیس گھنٹے کے بعد مقامی پولیس کے حوالے کیا، دو ہفتوں تک زیر علاج رہنے کے بعد مبینہ اختر نے بتایا کے اسکی عصمت تار تار کرنے میں کم از کم ستائیس فوجی درندے ملوث تھے۔ (بحوالہ اوصاف) ظلم و ستم کے یہ چند واقعات وادی کشمیر میں کسی ایکدن کے حادثاتی طور پر رونما ہونے والے واقعات نہیں ہیں بلکہ یہ وہاں کے مسلمانوں کیلئے روز کا معمول ہے اے غیرت مند مسلمانو! تم کہاں سو گئے ہو؟ اے ملت کے پاسبان غیور عرب! تم کہاں ہو؟ اے ناموس ملت کے بچانے والے بہادر عجم! تم کہاں ہو؟ اے صلاح الدین ایوبی! تمہاری گرجدار آواز کہاں گئی؟ اے نوجوانو کے سر تاج اور بے سہارا ماؤں کی لاج محمد بن قاسم تم کہاں چھپ گئے ہو؟ اے ساحل اندلس پر گرجنے والے بہادری کے نشان طارق بن زیاد! تم نے آج کی مظلوم ماؤں سے کیوں آنکھ پھیر لی اے غیرت اقوام کے پاسبان احمد شاہ ابدالی تم کہاں ہو؟ اے فاتح ہندوستان اور ملت کے پاسبان! محمود غزنوی تم کہاں چھپے ہو؟ ہندوستان کے درندوں نے ایک بار پھر تجھے للکارا ہے اے عزت کے نشان ٹیپو سلطان وادی کشمیر کی بیٹیوں نے ایکبار پھر تجھے پکارا ہے تم کیوں خاموش ہو؟ اے پاکستان کے نوجوانو! کیا ان واقعات کے بعد تمہیں کوئی کھیل پسند آئیگا؟ تمہارا وہ جوان خون کہاں گیا؟ اے پاکستان کے مسلمانو! ان واقعات کے بعد تمہیں کھانے میں لطف آئیگا؟ اے حکمرانو! کیا تمہارے میزائل اسکے بعد کسی اور واقعے کا انتظار کر رہے ہیں؟ اور کیا تمہارا ایٹم بم کسی اور حادثے کے انتظار میں ہے؟ اے عرب کے نوجوانو! کیا تمہیں صرف جزیرہ عرب کیلئے پیدا کیا گیا تھا؟ کیا اب بھی تم کو عیش و عشرت سے گھومنے پھرنے میں مزہ آتا ہے؟ اے اہل قلم! اور اے اہل علم! کیا اب وہ وقت نہیں آیا ہے کہ تم اپنے سوئے ہوئے جوانوں کو جگادو اور کفر کے ایوانوں کو آگ لگادو؟ اے دنیا بھر کے مسلمانو! کیا تم اتنے بے بس اور اتنے عاجز ہو گئے ہو کہ ایک اسامہ کو پناہ نہیں دے سکتے ہو؟ کیا تم ابتک غفلت کی نیند سو رہے ہو؟

اے مومنو! تم کہاں سو رہے ہو — یہ اسلام خدا کا مٹا جا رہا ہے
آواز آرہی ہے مدینے سے تم کو — یہ در در پہ کیوں ٹھوکریں کھا رہا ہے

اے اللہ! ابتک مظلوموں کی دادرسی نہیں ہوئی؟اور انکی آہوں اور فریادوں نے وہ کام نہیں کیا جو ان کو کرنا چاہیے تھا، اے اللہ! کیا یہ دلسوز واقعات اور چیخ و پکار تیری بارگاہ تک نہیں پہنچی ہیں مولائے قہار و جبار!! مدد فرما مدد فرما مدد فرما تیری مدد کی ضرورت ہے ضرورت ہے ضرورت ہے نصرت فرما نصرت فرما دنیائے کفر پر غضب نازل فرما ان کو تباہ فرما تباہ فرما تباہ فرما اے اللہ جس طرح تو نے روس کی طاقت کو اپنی قدرت کاملہ سے مجاہدین اور جہاد کے ذریعہ سے تباہ و برباد کیا اسی طرح امریکہ کی طاقت کو پارہ پارہ فرما نیست و نابود اور ریزہ ریزہ فرما آمین۔

اب آیئے اور دیکھئے! کہ ان مظالم کی وجہ کیا ہے اور اچھے خاصے مسلمان دیندار، شب بیدار متقی و پرہیزگار بھی کیوں ان مظالم کے شکار ہیں اور کافر اس ذلت و ہزیمت و رسوائی اور دربدر پھرنے کے مصائب و آلام میں مبتلا کیوں نہیں؟ تو جب ہم قرآن عظیم کو دیکھتے ہیں تو وہ واضح اور غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کرتا ہے ترجمہ ملاحظہ ہو: آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری اور مال جو تم کماتے ہو اور سوداگری جسکے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو تم پسند کرتے ہو؟ یہ تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اسکے رسول سے اور اللہ کی راہ میں لڑنے سے تو انتظار کرو کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ نافرمانیوں کو راستہ نہیں دیتا ہے (سورۃ توبہ ۲۴) یہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ مسلمان جب جہاد چھوڑیں گے تو ان کو اجتماعی ذلت کا سامنا کرنا پڑیگا کیونکہ اللہ کا حکم جس کا ذکر اوپر آیت میں ہے وہ یہی ہے کہ کفار مسلمانوں پر غالب آجائیں گے اور ان کو ذلیل کر کے رکھدیں گے رسول اللہ ﷺ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ جب تم ناجائز کاروبار میں لگ جاؤ گے اور بیلوں کی دموں کو پکڑ کر کھیتی باڑی کے پیچھے پڑ جاؤ گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دیگا۔ یہ ذلت اس وقت تک مسلط رہے گی جبتک کہ تم اپنے دین یعنی جہاد کی طرف واپس لوٹ کر نہیں آؤ گے (ابوداؤد شریف) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا تھا کہ جس قوم نے جہاد چھوڑ دیا وہ ذلیل و خوار ہو کر رہ جائے گی تو اے مسلمانو اور اے نوجوانو! اب آؤ اس میدان جہاد میں اتر جاؤ اسلحہ چلانا سیکھ لو اور پھر اسے تھام لو اور ظلم و ستم کے ان تمام تابوتوں میں آخری کیل ٹھونک دو اور جبر و استبداد کی تمام زنجیروں کو توڑ کر رکھ دو اور مخلوق خدا کو مخلوق کی عبادت سے نکال کر خالق کے حضور لا کھڑا کر دو اور مشرق و مغرب پر اسلام کا جھنڈا لہرا دو اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو۔ (امین)